سوال

(293)ضرورت کے خاص احکام ہیں

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

میں ایک نوجوان ہوں'میرے والد میرے اور میرے بھائیوں کے اخراجات برداشت کرتے ہیں'مگر میرے والد کا سودی بینکوں سے لین دین ہے۔کیا میرے لیےاپنے والد کے مال کواستعمال کرنا جائزہے جب کہ میں ابھی طالب علم ہوں؟اورکیااس مال سے شادی کرنااوردینی کتب خریدنا جائزہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

پہلے تو یہ معلوم کریں کہ ان بینکوں کے ساتھ آپ کے والد کا لین دین کس قسم کا ہے۔اگرانہوں نے محض امانت کے طور پر اپنی رقوم بینکوں میں رکھی ہیں اوران پر وہ سود نہیں لیتے تو بوقت ضرورت یہ جائزہے اوراگر وہ ان کے ساتھ کاروبار میں شریک ہیں یاان سے سودپر قرض وغیرہ لیتے ہیں تو یہ بالکل سود ہے۔تواس صورت میں اولاًتو آپ ان کو سمجھائیں کہ یہ لین دین صحیح نہیں۔اس سودی معاملے کی بابت سمجھائیں (کہ یہ لین دین صحیح نہیں ہے)اوران کواس کے انجام بد سے ڈرائیں'نیز(انہیں یہ بھی بتائیں کہ)سود سے برکتیں ختم ہوجاتی ہیں۔اگروہ رجوع کرلیں اور توبہ کرلیں توماضی میں جو ہوا سو ہوا اوراس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اوراگروہ اصرار کریں'بات نہ مانیں یا یہ دعویٰ کریں کہ یہ سود نہیں ہے یا یہ کہیں کہ وہ کوئی اور کام نہیں کرسکتے یااس طرح کے دیگر حیلے بہانے کریں توپھر آپ کوشش کریں کہ ان کی غیر سودی کمائی کواپنے استعمال میں لائیں'یااگر ممکن ہوتو ان کی کمائی سے مکمل طورپر پرہیز اوراجتناب کریں اوراگر آپ ان کے ساتھ رہنے سہنے اوران کے مال کو کھانے کے لیے مجبوروبے بس ہوں توپھر کوئی حرج نہیں'لیکن اپنے دل میں اسے ناپسند کریں اوراس سے بچنے کے لیے پوری پوری کوشش کریں۔اسی طرح اگر آپ اس مال سے شادی کرنے یا کتب خریدنے کے لیے مجبورومضطر ہوں توکوئی حرج نہیں کیونکہ ضرورت کے خاص احکام ہوتے ہیں۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص229